حضرت حذیفہ بن یمان کی روایات میں عبادات سے متعلق نقوشِ سیرت کا جائزہ

Analysis of Naqoosh e Seerat about Ibadat in Rawayat of Huzaifa bin Yaman

Muḥammad Arshad
M Phil Islāmic Studies, Lahore Garrison University, Lahore: arainarshad222@gmail.com
Hafiz Sajid Anwar
Assistant Professor, Department of Islāmic Studies, Lahore Leads University :sajid.anwar@leads.edu.pk

Abstract
Ḥazrat Ḥudhaifah ibn Yaman (may Allah be pleased with him) was an esteemed companion of Prophet Muḥammad (peace be upon him) entrusted with the Prophet's secrets. He conveyed numerous Ḥadiths to the Muslim community, shedding light on various aspects of the Prophet's life, particularly emphasizing the diverse facets of his worship. These Ḥadiths underscore Islām as a comprehensive way of life. The practical embodiment of Islām is found in Prophet Muḥammad's (peace be upon him) life, offering guidance for every aspect of life. In today's era, the younger generation has distanced itself from the Prophet's biography, necessitating the enlightenment of every facet of life through the Seerah. This encompasses not only general life guidance but also insights into the Prophet's worship practices. Analyzing the narrations of Ḥazrat Ḥudhaifah, a rich source of Seerah unfolds, providing profound insights into the Prophet's life. The research methodology involves elucidation and analytical examination, supported by evidence from the Qur'ān and Ḥadith. Credibility is enhanced through historical examples and linguistic references. In conclusion, the discussion explores Islāmic teachings and narratives from Ḥazrat Ḥudhaifah, underscoring the importance of integrating the Seerah into society, especially among the youth. Following the Prophet's biography is crucial in creating an exemplary and better society grounded in Islāmic principles. In fostering such a society, the Seerah serves as a beacon, guiding individuals toward a life aligned with the teachings of Prophet Muḥammad (peace be upon him)
Keywords: Ḥudhaifah ibn Yaman, Ḥadith, Seerah, Islāmic Teachings,

لفظ "سیرت" عربی کے "سِیرَۃ" سے نکلا ہے جو چلنا، پھرنا کا مطلب ہے۔ یہ لفظ کردار، خصلت اور عادت کو ظاہر کرتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ اہل اسلام کے لیے فرض ہے اور غیر مسلموں کے لیے بھی یہ ایک

معاشرتی اور علمی حقیقت ہے۔اللہ تعالی نے قرآن میں اپنے رسول ﷺ کو مثالی قرار دیا ہے اور سیرت کا مطالعہ ہمیں زندگی کی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی کنیت ابو عبداللہ جبکہ لقب ''صاحبُ سرِّ رسول اللہ'' ہے یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے رازدان۔آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے والد ماجد کا نام حضرت حِسْل یا حُسَیْل تھا مگر ''یمان'' کے لقب سے مشہور ہوئے،مکۂ مکرمہ کے قبیلہ عَبْس سے تعلق تھا کچھ وجوہات کی بنا پر مکہ چھوڑ کر مدینے میں رہائش اختیار کرلی اور یہیں شادی کی۔ یوں حضرت حذیفہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی پیدائش مدینے میں ہوئی اسی وجہ سے حضرت حذیفہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے مجھے اختیار دیا کہ میں اپنا شمار گروہِ مہاجرین میں کروں یا انصار میں تو میں نے گروہِ اَنصار کو پسند کیا۔والدِ ماجد کی شہادت اس وقت ہوئی جب جنگ اُحد میں کفار شکست کھا کر بھاگ چکے تھے اور مسلمان مالِ غنیمت جمع کررہے تھے کہ کفار نے پلٹ کر یکدم پھر حملہ کردیا چونکہ مسلمان صف بندی کی حالت میں نہ تھے اس لئے کفار سے لڑتے ہوئے کچھ مسلمان بھی مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے ان شہدا میں حضرت سیّدنا حذیفہ کے والد گرامی حضرت سیّدنا یمان رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی تھے۔آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ منافقین اور علاماتِ نفاق کی خوب پہچان رکھتے تھے۔سچ بولنا آپ کی خاص عادت تھی آپ کی سچائی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے آپ کے شاگرد حضرت ربعی جب حدیث بیان کرتے تو فرماتے حدثنی من لم یکذبنی مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے جو مجھ سے جھوٹ نہیں بولتا تو لوگ سمجھ جاتے اس سے مراد حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔حضرت حذیفہ بن یمان کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ رات کے وقت نماز میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے ساری رات نماز میں گزار دی پتہ اس وقت چلا جب حضرت بلال نے صبح کی اذان دی۔آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی دورِ فاروقی میں نَہاوَنْد کی جنگ میں امیر لشکر حضرت سیدنا نعمان بن مقرِّن رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی شہادت کے بعد جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا، 22 ہجری میں ہمدان، رَے اور دینور کی فتوحات کا سہرا آپ کے سر پر سجا۔

بَوقتِ انتقال بہت زیادہ رو رہے تھے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: اس لئے نہیں رو رہا کہ دنیا چھوٹ رہی ہے کیونکہ موت مجھے محبوب ہے لیکن (رونے کی وجہ یہ ہے کہ) میں نہیں جانتا کہ جب مجھے آگے پیش کیا جائے گا تو اللہ مجھ سے راضی ہوگا یا ناراض؟ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا وصال مبارک خلیفہ ثالث حضرت سیّدنا عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد (28) محرم الحرام 36 ہجری کو مدائن (سلمان پاک) میں ہوا، یہیں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا مزارِ پُرانوار ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ان روایات کا جائزہ لیا گیا ہے جو عبادات سے متعلقہ ہیں۔ جن میں طہارت، نماز، نماز کے آداب، نماز جنازہ اور روزہ اہم ہیں۔

بول کے فوراً بعد وضو کرنا

ضرورت دو طرح کی ہوتی ہے "طبعی ضرورت" "شرعی ضرورت" اسلام نے ہماری دونوں ضرورتوں کا خیال رکھا ہے اور دونوں ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے پوری طرح رہنمائی کی ہے۔ زندگی کے کسی لمحہ یا موڑ پر مسلمان اس وجہ سے کبھی شرمندہ نہیں ہوتا کہ اس موڑ پر ہمارے اسلام نے ہماری رہنمائی نہیں کی۔ زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر اسلام نے ہماری رہنمائی کی ہے۔ مختلف بنیادی ضروریات میں سے ایک بنیادی ضرورت صفائی اور پاکیزگی ہے۔ صفائی سے انسان صرف شرعی لحاظ سے ہی اچھا نہیں ہوتا بلکہ صفائی کی وجہ سے دوسروں کے دلوں میں اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ ہر وقت صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا عمدہ عمل ہے لیکن قضائے حاجت کے بعد صفائی ستھرائی زیادہ اہمیت کی حامل ہے اور اس کام کو نبی پاک ﷺ نے عملی طور پر کر کے بتایا ہے درج ذیل حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے قضائے حاجت کے بعد اچھے طریقے سے صفائی ستھرائی کا اہتمام فرمایا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيه۔[1] نبی پاک ﷺ قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر تشریف لائے تو نبی پاک نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا پھر پانی طلب فرمایا تو میں آپ کے پاس پانی لے کر حاضر ہوا ہوا تو آپ نے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

اس حدیث مبارکہ میں نجاست کے بعد فورا طہارت اور پیشاب کے بعد فورا وضو کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے کیونکہ وضو عبادات کا حسن ہے اور وضو سے انسان کے اندر نفاست پاکیزگی عبادات کا شوق اور گناہوں سے بچنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور وضو انسان کے ظاہری اعضاء کی پاکیزگی کا باعث بنتا ہے صرف ظاہری اعضا کا نہیں بلکہ باطنی پاکیزگی کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔ مٹی کے ڈھیلوں سے بھی استنجاء کر سکتے ہیں لیکن اس کے بعد پانی کا استعمال صفائی کا اعلی ترین ذریعہ ہے۔ لیکن ہڈی اور نوکیلے پتھر سے ممنوع ہے۔ مفہومِ حدیث جنوں کے ایک گروہ نے آقا کریم کی بارگاہ میں عرض پیش کی کہ ہڈی، لید اور گوبر ہماری خوراک ہے، اور آپ کی امت اس سے استنجا کرتی ہے جو کہ ہمارے لیے

---

[1]۔ سلیمان بن داؤد بن الجارود، مسند ابی داؤد الطیالسی (موسسۃ الرسالۃ، 1148 ھ) ، ج1، ص324 ، رقم الحدیث:406
Sulemān bin Dāwood bin al Jārood, Musnad abī Dāwood al Ṭayālsī, (Muasisat al Risālat, 1148), V:1, P:324, Raqam al Ḥadith:406

تکلیف کا باعث ہے لہذا آپ شفقت فرمائیں اور اپنی امت کو منع فرما دیں۔ تو نبی پاک نے ان سب چیزوں سے استنجا کرنے سے روک دیا۔[2]

نوکیلے پتھر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے زخم لگنے کا اندیشہ ہے۔ طہارت و پاکیزگی عبادت کا اہم حصہ ہے۔ طہارت و پاکیزگی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالی خود پاک و صاف ہے اور پاکی کو پسند فرماتا ہے۔ نجاست سے پاکی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ پانی ہے۔ نبی پاک ﷺ کا کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر تشریف لانا اور کھڑے ہو پیشاب فرمانا حکمت کے پیشِ نظر تھا عموماً حضور اکرم ﷺ آبادی سے دور تشریف لے جاتے تاکہ بے پردگی نہ ہو اور پیشاب وغیرہ کرنے کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے جہاں پردہ اور نرم زمین ہو کیونکہ کہ نرم زمین پیشاب کو جذب کرتی ہے اور چھینٹے بھی پیدا نہیں ہوتے۔ پیشاب کے فوراً بعد وضو کرنا مستحب عمل ہے۔ وضو کی مختلف صورتیں ہیں فرض، واجب، سنت، مستحب، نمازِ جنازہ اور قرآن پاک کو چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔ کعبۃ اللہ کا طواف کرنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔ اذان، اقامت، خطبہ، صفاء و مروٰی کی سعی کے لئے جمعہ و عیدین کے لئے وضو کرنا سنت ہے۔ علمِ دین پڑھنے، پڑھانے، اسلامی کتابوں کو ہاتھ لگانے، سونے کے لئے، جاگنے کے بعد اور ہر وقت باوضو رہنا مستحب ہے۔

موزوں پر مسح

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ایک اعتدال کا مذہب ہے اور اعتدال کا ہی درس دیتا ہے۔ افراط و تفریط سے بالکل پاک ہے۔ سابقہ ادیان کی طرح نہیں۔ بالکل نرمی یا بالکل سختی جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں بہت زیادہ نرمی تھی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین میں بہت زیادہ سختی تھی۔ لیکن حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جو اسلام لے کر تشریف لائے اس میں بالکل سختی یا بالکل نرمی کا عنصر نہیں ہے۔ ہر معاملے میں اعتدال نظر آتا ہے اور اعتدال کا ہی حکم ہے حتیٰ کہ عبادت و ریاضت میں بھی اعتدال کا درس دیا گیا ہے۔ سختی کے عنصر سے احتراز کیا گیا ہے۔ اس کی مثال ہمیں نبی پاک کی سیرت کے مختلف پہلو میں بھی نظر آتی ہے۔ سخت سردی کے موسم میں اکثر اوقات پاؤں میں چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے

---

[2] ۔ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب ماینھی عنہ ان یستنجیٰ بہ، (لاہور، مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار، س ن)، ج1، ص17

Abu Dāwood Sulemān bin Asha'th, Sunan abī Dāwood, Kitāb al Ṭahārat, bāb ma yanhi a'nho ainyustajab bihi,(Lahore, Maktaba Reḥmānia Urdu Bāzār, NY), V:1, P:17

موزوں کو بار بار اتار کر پاؤں دھونے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ نبی پاک نے امت سے مشقت کو دور کرنے کے لئے عملی طور پر وضو کے دوران موزوں پر مسح کر کے امت سے مشقت کو دور فرمایا جس طرح کے کہ درج ذیل حدیث میں ہے:

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَيْتُهُ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔[3] "حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا پھر پانی منگوایا جو میں لے کر حاضر ہوا نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔"

اس حدیثِ پاک سے نبی پاک کی سیرت کے چار پہلو ملتے ہیں۔ نبی پاک نے لوگوں کے گھروں کے آس پاس پیشاب نہیں فرمایا بلکہ کہ گھروں سے دور تشریف لے گئے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا لھذا اگر کسی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جائے تو یہ بھی میرے نبی کی سیرت ہے نبی پاک نے پیشاب کے فورا بعد پانی منگوا کر وضو فرمایا لھذا پیشاب کے فورا بعد وضو کرنا یہ نبی پاک کی سیرت ہے۔ نبی پاک نے وضو کے دوران ان موزوں پر مسح فرمایا لہذا اگر کسی نے چمڑے کے موزے پہن رکھے ہوں تو وہ موزوں پر مسح بھی کر سکتا ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پورا وضو کرنے کے بعد بندہ موزے پہنے تو پھر اگر دوبارہ وضو کرے تو پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ موزوں کے اوپر مسح کر لے۔ فقہاء نے موزوں پر مسح کے حوالے سے مقیم کے لئے تین دن اور تین راتیں جبکہ مسافر کے لیے پانچ دن اور پانچ راتیں مدت مقرر فرمائی ہیں۔ موزوں کا مسح صرف اوپر سے ہو گا نیچے سے نہیں۔ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے بہتر یہ ہے کہ پاؤں کو دھویا جائے لیکن یہ بھی شرط ہے کہ موزوں پر مسح کو جائز سمجھے کیونکہ موزے پر مسح کے بارے میں کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ سُنی کی نشانی کیا ہے تو آپ نے فرمایا: تَفْضِيْلُ الشَّيْخَيْنِ وَحُبُّ الْخَتْنَيْنِ وَمَسْحُ الْخُفَّيْنِ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو تمام صحابہ سے فضیلت والا جاننا۔ حضرت عثمان غنی اور حضرت علی سے محبت کرنا اور موزوں پر مسح کرنا آپ نے صرف یہ تین نشانیاں اس لیے بیان فرمائیں کیونکہ آپ اس وقت کوفہ میں موجود تھے اور کوفہ میں روافض کی کثرت تھی آپ نے ان نشانیوں کا ذکر کیا جن سے روافض کا رد ہوتا تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

[3]۔ احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 2001)، ج38، ص277
Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Aḥmad bin Ḥanbal, (Beirūt, Muasisat al Risālat, 2001), V:38, P:277

فرماتے ہیں موزوں پر مسح کے جائز ہونے کے حوالے سے مجھے کوئی خدشہ نہیں ہے کیونکہ موزوں پر مسح کے حوالے سے میرے پاس چالیس صحابہ کی حدیثیں پہنچی ہیں۔چمڑے کے موزوں پر بالاتفاق مسح کرنا جائز ہے۔ایسا شخص جس کو غسلِ ضروری کی حاجت ہواس کے لئے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

اجزائے اسلام

اسلام کی مثال ایک خیمے یا چھت کی طرح ہے اور ارکانِ خمسہ اس کے پانچ ستونوں کی طرح ہیں جو شخص ان پانچ میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے گا وہ اسلام سے خارج ہے اور اس کا اسلام منہدم ہو جائے گا۔اور وہ ارکان ہیں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ،ایک حدیث میں ان پانچ ارکان کو اسلام کی بنیاد کہا گیا ہے۔دوسری حدیث میں ان پانچ اور ان کے علاوہ چند چیزوں کو اسلام کا حصہ کہا گیا ہے جو شخص ان پانچ میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے وہ اسلام سے خارج ہے اور اس کا اسلام منہدم ہو جائے گا۔اور وہ ارکان ہیں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ،ایک حدیث میں ان پانچ کو اسلام کی بنیاد کہا گیا ہے۔دوسری حدیث میں ان پانچ اور ان علاوہ چند چیزوں کو اسلام کا حصہ کہا گیا ہے گویا کہ اسلام میں ان چیزوں کو بہت اہمیت حاصل ہے اور ان کا بہت بڑا مقام ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: «الْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ، الْإِسْلَامُ سَهْمٌ، وَالصَّلَاةُ سَهْمٌ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ، وَالْحَجُّ سَهْمٌ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَهْمٌ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهُ» وَذَكَرُوا أَنَّ غَيْرَ شُعْبَةَ يَرْفَعُهُ۔[4]

”حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:(1)اسلام کے آٹھ حصہ ہیں اسلام حصہ ہے(2)نماز حصہ ہے(3)زکوۃ حصہ ہے(4)حج حصہ ہے(5)رمضان کے روزے حصہ ہیں(6 نیکی کا حکم دینا حصہ ہے(7)برائی سے منع کرنا حصہ ہے(8)اللہ کے راستے میں جہاد کرنا حصہ ہے اور بلاشبہ وہ نقصان میں ہو گا جس کا کوئی حصہ نہیں۔ “

[4]۔سلیمان بن داؤد بن داؤد بن جارود طیالیسی،مسند أبي داود الطيالسي،مترجم: غلام دستگیر چشتی (لاہور،پروگریسو بکس اردو بازار،2014)،ج1،ص279

Sulemān bin Dāwood bin Dāwood bin Jārood Ṭayālsī, Musnad abi Dāwood al Ṭayālsī, Mutarjam: Ghulām Dastgeer Chishtī, (Lahore, Progressv Books Urdu Bāzār, 2014), V:1, P:279

نماز اسلام کی تمام عبادات اور سیرت النبی کی جامع ہے۔ نماز سے حضور کو کتنی محبت تھی؟اس کا اندازہ نبی پاک سیرت سے لگایا جا سکتا۔دیگر عبادات بھی اسلام کا حسن ہیں مگر نماز کو نبی پاک کی سیرت میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر سال میں ایک مرتبہ،حج زندگی میں ایک مرتبہ اور وہ بھی صاحبِ استطاعت پر،روزے سال میں ایک ماہ فرض ہیں اور نماز واحد عبادت ہے جو دن میں پانچ مرتبہ ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ نمازی جب تک تشہد میں بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی رسالت کی گواہی دیتا ہے،اپنی زبان، بدن اور مال سے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے وابستہ ہونے کا اظہار کرتا ہے، نبی پاک کی بارگاہ میں سلام عرض کرتا ہے،درود پڑھتا ہے اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کا اظہار کرتا ہے۔اللہ تعالی کی تعظیم کے لیے پہلے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے پھر جھک جاتا ہے، عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے سجدے میں جا گرتا ہے۔رکوع و سجود میں میں اللہ تعالی کی تسبیح کرتا ہے۔قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔اپنے گناہوں پر شرمندگی کا اظہار کر کے اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا مانگتے ہیں۔ جتنی دیر نماز میں مشغول رہتا ہے ہے اللہ تعالی کے منع کردہ خدا تمام کاموں سے سے روکا رہتا ہے ہے مسجد میں میں نماز کے دوران اعتکاف کی سعادت حاصل کرتا ہے ہے کعبہ کی طرف منہ کر کے کے حج کے اشتیاق کو زندہ کرتا ہے ہے کھانے پینے سے رہ کر روزہ کی چاشنی حاصل کرتا ہے ہے شیطان کے وسوسے کے خلاف نماز پڑھ کر شیطان سے جہاد کرتا ہے ہے بدن اور لباس کی پاکیزگی کی کے لیے پیسے خرچ کر کے کے اللہ کے راستے میں مال خرچ کرتا ہے ہے ہے نماز کے ذریعے اللہ تعالی کے ساتھ ساتھ اخلاص اور اس کے خوف کا اظہار کرتا ہے ہے کیونکہ اگر وہ وہ بے وضو یا ناپاک کپڑوں سے نماز پڑھ لے تو خدا کے سوا کون جان سکتا ہے؟اس کا پاک بدن یمن پاکستان کا لباس اس کے باوجود نماز پڑھنا اس کی نیت کے اخلاص اور خدا خوفی کی دلیل ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے ہے مراقبہ ہے مجاہد ہے مشاہدہ ہے سب کچھ ہے ہے ہے نماز نبی پاک کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ہے روشنی ہے ہے نبی علیہ السلام سے محبت محبت کے اظہار کا ذریعہ ہے ہے آپ کی سیرت پر عمل کا مظہر ہے۔

نماز خوف کی ادائیگی

اسلام کی بنیادی چیزیں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، نماز قائم کرنا،روزے رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا،حج ادا کرنا ان ساری چیزوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ لیکن قیامت والے دن سب سے پہلا سوال نماز کا ہو گا نماز کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہے۔انسان اگر کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو شریعت کی طرف سے حکم ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اگر بیٹھ کر نا نہ پڑ سکتا ہو تو لیٹ کر پڑھے اگر لیٹ کر بھی نہ پڑھ سکتا ہو تو اشارے سے پڑھے یہاں تک کہ جنگ

کے دوران جب دشمن کا خوف ہو تب بھی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے البتہ دشمن کے خوف کے دوران نماز پڑھنے کا طریقہ جدا ہے اور اس طریقے کو نبی پاک نے عملی صورت میں کر کے دکھایا جیسے کہ حدیث پاک میں آتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا يُوَازِي الْعَدُوَّ وَصَفًّا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ۔[5] "حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام "ذی قرد" تھا نماز خوف پڑھائی لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہوگئی نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ الٹے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے آکر کھڑے ہوگئے اور نبی کریم ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔ ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاصؓ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صلوۃ الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا میں نے پھر انہوں نے بعینہ وہی طریقہ بیان کیا جو حضرت ابن عباسؓ اور زید بن ثابتؓ سے مروی ہے۔"

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ہر موڑ پر اپنی امت کی رہنمائی فرمائی جس کی وجہ سے آسانی پیدا ہوئی۔ امن ہو یا جنگ نماز ہر حال میں فرض ہے اس سے نماز کی فرضیت اور باجماعت نماز کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ جنگ کی حالت میں اللہ کی مدد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور نماز اللہ سے مدد مانگنے کا بہترین ذریعہ ہے اس حدیث میں نبی پاک نے جنگ کی حالت میں نماز پڑھنے کا طریقہ ارشاد فرمایا ہے جنگ کی حالت میں اگر سارے مجاہدین نماز پڑھنا شروع کر دیں تو عین ممکن ہے کہ دشمن سب مجاہدین پر اچانک حملہ کر دیں جس سے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان کا خطرہ ہے اسی لیے نبی پاک ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی ایک جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہے اور ایک جماعت امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام ان کو ایک رکعت پڑھا لے تو وہ جماعت دشمن کے سامنے چلی جائے اور جو دشمن کے سامنے ہے وہ امام کے پیچھے آجائے اور اپنی نماز پڑھے۔' سورہ نساء آیت نمبر 102 کا مفہوم ہے اے نبی مکرم جب آپ ان میں موجود ہوں اور نماز میں ان کی امامت کروائیں تو ان میں سے ایک جماعت اسلحہ کے ساتھ آپ کے پیچھے نماز پڑھے ایک رکعت پڑھ کر پیچھے چلی جائے اور دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی

[5] ایضاً

Ibid

تھی وہ آپ کے پیچھے اسلحے کے ساتھ نماز پڑھے کافر یہ چاہتے ہیں کہ آپ اپنے اسباب سے غافل ہو جائیں پھر کافر ایک دم تم پر حملہ کر دیں۔[6] اس آیت مقدسہ کے میں اللہ تعالی نے نماز خوف کا طریقہ بیان فرمایا ہے علامہ مرغینانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میدان جنگ میں حالت بہت زیادہ خراب ہو جائیں تو امیر کو چاہیے کہ مسلمانوں کی جماعت کے دو حصے کر دے ایک جماعت امیر کے پیچھے نماز پڑھے اسلحہ کے ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہے جب پہلی جماعت ایک رکعت مکمل پڑھ لے تو دشمن کے مقابلے میں لڑنے کے لئے چلی جائے دوسری جماعت آکر نماز میں شامل ہو جائے امام کی دوسری رکعت ہو گی جبکہ دوسری جماعت کی پہلی رکعت ہو گی امام اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر دے جبکہ دوسری جماعت جس کی پہلی رکعت ہے وہ سلام پھیرے بغیر دشمن کے مقابلے میں چلی جائے اب پہلی جماعت جس نے پہلی رکعت امام کے ساتھ پڑھی تھی وہ بغیر قرآت کے اپنی نماز مکمل کرے سلام پھیر دیں کیونکہ وہ لاحق ہیں سلام پھیرنے کے بعد وہ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں اور دوسری جماعت جس نے دوسری رکعت امام کے ساتھ پڑھی تھی وہ اب آکر اپنی رکعت کو قرأت کے ساتھ مکمل کر کے سلام پھیر دیں کیونکہ وہ مسبوق ہیں۔[7]

علامہ مرغینانی کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے۔ جس کو امام ابوداؤد نے اور امام طحاوی نے ذکر کیا۔[8] صلوۃ الخوف کس طرح پڑھی جائے اس پر ساری امت کا اجماع ہے۔[9] ہاں البتہ افضل طریقے کا اختلاف ہے۔

حضور ﷺ کی نفلی نماز

حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد حقوق العباد میں بندوں کے حقوق آتے ہیں اللہ تعالی نے اس کائنات کو بنایا اور اس کائنات کے نظام کو انسانوں کے ساتھ جوڑ دیا تاکہ ہر بندہ دوسرے کے ساتھ مل کر اس نظام کو چلانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان پر ذمہ داری سونپی کہ ہر انسان کا دوسرے پر حق ہے کسی نہ کسی لحاظ

---

6 النساء،4: 102

Al Nisā, 4:102

7۔ ہدایۃ، ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی، کتاب صلوۃ الخوف (انڈیا، ناشر مطبع مجیدی کانپور، 1348ھ)، ج۱، ص ۲۴۴

Hadāya, Abu al Ḥasan Alī bin abī Bakar Murghinānī, Kitāb Ṣalat al Khauf, (India, Nāshir Maṭb'a Majeedī Kanpurī, 1338), V:1, P:244

8۔ امام ابو جعفر طحاوی، کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ الخوف (بیروت، ناشر عالم الکتب، 1414ھ)، ج1، ص311

Imām Abu Ja'far Ṭaḥāvī, Kitāb al Ṣalat, bāb Ṣalat al Khauf, (Beirūt, Nashir Ā'lam al Kutab, 1414), V:1, P:311

9۔ علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، کتاب صلاۃ الخوف (کوئٹہ، مکتبہ الرشیدیہ، س ن)، ج2، ص249

Alī bin Sulṭān, Mirqāt al Mafāteeḥ, Kitāb Ṣalāt al Khauf, (Koita, Maktaba al Rasheedia, NY), V:2, P:249

سے اور ان حقوق کو ادا نہ کرنے کے بارے میں وعیدات بھی نازل فرمائیں تا کہ یہ نظام اچھے طریقے سے چلتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی اس ذمہ داری کا صحیح حق نبی پاک نے ادا فرمایا۔ حقوق اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں۔اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی جسطرح نبی پاک نے ادا فرمائے اس طرح نہ کسی نے ادا کئے نہ قیامت تک کوئی ادا کر سکتا ہے۔ نبی پاک اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت فرماتے کہ پاؤں مبارک میں ورم آجایا کرتی تھی۔رات کو جب نوافل ادا کرتے تو کئی کئی پارے پڑھ لیا کرتے تھے یہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا انداز ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ رَأْسَ الْمِائَةِ فَقُلْتُ يَرْكَعُ ثُمَّ مَضَى حَتَّى بَلَغَ الْمِائَتَيْنِ فَقُلْتُ يَرْكَعُ ثُمَّ مَضَى حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ قَالَ۔[10] ''حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی کریم ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ اب رکوع کریں گے لیکن نبی کریم ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے لیکن نبی کریم ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا لیکن نبی کریم ﷺ نے سورت نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا نبی کریم ﷺ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔''

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُمْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّبْعَ الطِّوَلَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ قَالَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَسُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَقَدْ كَادَتْ رِجْلَايَ تَنْكَسِرَانِ۔[11] ''حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کو قیام کیا نبی کریم ﷺ نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھ لیں اور رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر فرماتے الحمد للہ ذی الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ" اور ان کا رکوع قیام کے برابر تھا اور سجدہ رکوع کے برابر ہے نماز سے جب فراغت ہوئی تو میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔''

---

[10]۔احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 2001)،ج38،ص296 رقم الحدیث:23261
Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Aḥmad bin Ḥanbal, (Beirūt, Muasisat al Risālat, 2001), V:38, P:296, Raqam al Ḥadith:23261

[11]۔احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 2001)،ج38،ص384 رقم الحدیث:23363
Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Aḥmad bin Ḥanbal, (Beirūt, Muasisat al Risālat, 2001), V:38, P:384, Raqam al Ḥadith:23363

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ قَالَ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُسْتَرْسِلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ-[12]''حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی کریم ﷺ نے سورت بقرہ شروع کردی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ اب رکوع کریں گے لیکن نبی کریم ﷺ پڑھتے رہے حتی کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے لیکن نبی کریم ﷺ پڑھتے رہے حتی کہ اسے ختم کرلیا لیکن نبی کریم ﷺ نے سورت نساء شروع کرلی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا نبی کریم ﷺ اپنے رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلی" کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔''

ان حدیثوں سے سیرت کا یہ پہلو سامنے آتا ہے کہ نبی پاک ﷺ ساری رات عبادت میں گزار دیتے اس حدیث کی تائید دیگر کئی حدیثوں سے ہوتی ہے نبی پاک ﷺ اس قدر عبادت فرماتے کہ پاؤں میں ورم آجاتی۔[13] کبھی رات رکوع میں گزار دیتے کبھی قیام میں اور کبھی سجدے میں گزار دیتے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا اس طرح راتوں کو زندہ کرنا امت کے لئے سبق ہے لھذا رب کو راضی کرنے کے لئے راتوں کو اسی طرح زندہ کرنا چاہیے۔ نبی پاک کی عبادت کا اعلانِ نبوت سے پہلے یہ عالم تھا نبی پاک جب غارِ حرا میں تشریف لے جاتے وہاں کئی کئی دن رہ کر عبادت فرماتے۔[14] لہذا جس طرح نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو عبادت، نوافل اور نماز سے محبت تھی ہمیں بھی اسی طرح ذوق شوق اور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے عبادت کی کثرت کرنی چاہیے۔ نبی پاک کی نماز سے اور قرآن سے محبت

۱۲۔ایضاً، ص387

Ibid, P:387

[13]۔ محمد بن یزید بن ماجہ، ابن ماجہ، کتاب الا قامۃ الصلاۃ والسنۃ، باب ماجاء فی طول القیام فی الصلوۃ (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار، س ن) ص213، رقم الحدیث:1419

Muḥammad bin Yazeed bin Māja, Ibne Māja, Kitāb ul Aqāmat al Ṣalāt wa al Sunnat, bāb ma jā fi ṭool al Qiyām fi al Ṣalat, (Lahore, Maktaba Reḥmānia, Urdu Bāzār, NY), P:213, Raqam al Ḥadith:1419

[14]۔امجد علی اعظمی، سیرت مصطفٰی (کراچی، مکتبۃ المدینہ، 2008)، ص595

Amjad Alī A’zamī, Seerat Muṣṭfa s.w, (Karāchī, Maktaba tul Madina, 2008), P:595

واضح ہوتی ہے سیرت کے اس پہلو سے کثرتِ نوافل اور کثرتِ تلاوت کا درس ملتا ہے نفلی نماز میں طوالتِ قرأت درست ہے ہاں اگر کوئی شخص فرائض میں قرات کو اتنا طول دے کہ جو لوگوں کے لئے پریشانی کا سبب بنے تو یہ درست نہیں ہے اسی طرح اگر کسی خاص آدمی کی رعایت کرتے ہوئے قرآت کو طول دے تو یہ درست نہیں۔ نوافل میں خشوع وخضوع کا خاص خیال رکھنا چاہیے تا کہ ایمان کی مٹھاس نصیب ہو نوافل ہر وقت پڑھ سکتے ہیں طلوعِ آفتاب ،غروب آفتاب اور زوال کے وقت کوئی نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔[15] اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس کے گرد اسلام کا ایک مضبوط قلعہ بنایا جو شخص اسلام کے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے اس پر قواعد وضوابط مقرر ہو جاتے ہیں فرائض وواجبات کی صورت میں فرائض وواجبات حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہیں اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائیں اور اس کے بعد اپنا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ نوافل کو قرار دیا مفہومِ حدیث ہے بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے ناک، ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں بن جاتا ہوں۔[16] قربانِ پاک کی آیت مبارکہ مفہوم ہے ان کے پہلو بستروں سے الگ ہوتے ہیں اور وہ ڈرتے، امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں۔[17] قرآنی آیات واحادیث کو دیکھا جائے تو یہ سب کچھ حضور کی سیرتِ طیبہ میں بدرجہ اتم نظر آتی ہیں جو شخص جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرے اور پھر سو جائے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو اس ساری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے یہ سونے والے امتی کی شان ہے پھر اس نبی کی شان کتنی ہو گی جو ہوں بھی امام الانبیاء اور ساری رات نوافل میں گزار دیں حضور کی سیرت کا یہ پہلو نبی پاک کی تربیت یافتہ جماعت اور اس کے بعد بھی نظر آتا ہے۔

نماز کے دوران حضور ﷺ کی کیفیت خشوع ودعا

نبی کریم ﷺ کی زندگی کو جب ہم مختلف گوشوں سے دیکھتے ہیں تو ہمیں آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو ہر گوشہ ہی نور علی نور نظر آتا ہے۔ سیرت کے جس پہلو کو دیکھتے ہیں ہر پہلو دل وجان اور یکسوئی سے لبریز نظر آتا ہے۔ خواہ

15۔ محمد بن علي بن محمد بن عبد الرحمن، الدر المختار، کتاب الصلوۃ، ج2، ص37

Muḥammad bin Alī bin Muḥammad bin Abdulrḥman, Al Rad al Mukhtār, Kitāb al Ṣalat, V:2, P:37

16۔ عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب التواضع (لاہور، مکتبۂ رحمانیہ اُردو بازار، س ن)، ج2، ص963

Abdullah Muḥammad bin Isma'eel al Bukhārī, Al Jām'i al Saḥiḥ, Kitāb al Riqāq, bāb al Tawāz'e, (Lahore, Maktaba Reḥmānia Urdu Bāzār, NY), V:2, P:963

17۔ السجدہ، 32: 16

Al Sajda, 32:16

وہ حقوق اللہ کے اعتبار سے ہو یا حقوق العباد کے اعتبار سے ہو۔ حقوق العباد کے اعتبار سے جب ہم نبی علیہ السلام کی سیرت کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ہر زبان پر ایک ہی جملہ نظر آتا ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، غلام ہو یا آزاد، بوڑھا ہو یا جوان، بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت حضور ﷺ سب سے زیادہ مجھ سے شفیق ہیں اور اگر حقوق اللہ کی بات کی جائے تو اس قدر عبادت کا ذوق وشوق اور اہتمام حتیٰ کہ وحی نازل ہوتی ہے کہ اے محبوب رات کو قیام کم کیا کریں۔اس کے باوجود اس قدر خشوع کا اہتمام فرماتے مفہوم حدیث ہے کہ رحمت والی آیت پر رک کر دعا مانگتے اور عذاب والی آیت پر رک کر پناہ مانتے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَلَا آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْهَا۔[18]

"حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی کریم ﷺ اپنے رکوع میں " سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں " سبحان ربی الاعلیٰ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔"

اس حدیث پاک میں ہمیں نبی پاک کے عمل میں قرآن کی عملی تصویر نظر آتی ہے قرآن رب کا کلام ہے اور حضور اس کی تفسیر ہیں نبی پاک نے رات کو نوافل ادا فرمائے نبی علیہ الصلاۃ والسلام جب رحمت والی آیات سے گزرتے تو اللہ سے دعا مانگتے اور جب عذاب والی آیات سے گزرتے تو اللہ کی پناہ مانگتے نبی کریم کی نماز میں اس طرح کی کیفیت در حقیقت قرآن کی عملی تفسیر ہے اللہ تعالی فرماتا ہے مفہوم جو لوگ اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں نبی پاک ﷺ کی قرآن اور نماز سے محبت کی عملی تصویر ہمیں یہاں نظر آتی ہے اور اس کے ساتھ یہ عمل امت کے لیے ایک بہترین تربیت کا ذریعہ بھی ہے اس تربیت کا اثر صحابہ کی زندگیوں میں بھی نظر آتا ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر ایک صحابی نے کافر کی بیوی کو گرفتار کر لیا اس کافر نے قسم اٹھائی کہ میں اس کا بدلہ ضرور لوں گا جب تک نبی پاک کے کسی صحابی کو قتل نہیں کروں گا اس وقت تک آرام وسکون سے نہیں بیٹھوں گا نبی پاک جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے اس کافر نے پیچھا کیا نبی پاک نے ایک جگہ آرام کے لیے قیام فرمایا اور پوچھا کہ پہرا کون دے گا ایک مہاجر اور ایک انصاری صحابی نے اس خدمت کے لیے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر پیش کیا نبی

---

[18]۔احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 2001)، ج38، ص275 ، رقم الحدیث:23240
Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Aḥmad bin Ḥanbal, (Beirūt, Muasisat al Risālat, 2001), V:38, P:275, Raqam al Ḥadith:23240

پاک ﷺ نے ان کو پہرے کے لئے مقرر فرمایا دونوں صحابی کھڑے ہو کر پہرہ دینے لگے ایک صحابی سو گئے اور دوسرے نماز میں مشغول ہو گئے اتنی دیر میں اس کافر نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ کا محافظ کھڑا ہے تو اس نے موقع غنیمت سمجھا اور نماز کی حالت میں صحابی کے جسم پر تین تیر چلائے اور تینوں تیر صحابی کے جسم میں پیوست ہو گئے لیکن ان کی نماز میں کوئی خلل نہیں آیا وہ آرام و سکون سے نماز پڑھتے رہے۔[19] لہٰذا جب بھی ہم نماز اور نوافل میں مشغول ہوں تو ہماری حالت اور کیفیت اس طرح ہونی چاہیے کہ جیسے آج ہماری زندگی کی آخری نماز ہے یہ زندگی کا آخری سجدہ تاکہ انسان کو نماز کی حلاوت نصیب ہو دنیا کے سارے تصوّرات و خیالات کو دل سے نکال کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہیے نماز میں مومن کی حالت اس طرح ہونی چاہیے کہ اس کے دل میں یہ تصور پوری طرح راسخ ہو کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے۔

سحری کرنا

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے صدقے اپنے محبوب کی امت کو بے شمار انعامات و اعزازات سے نوازا ہے۔ ان انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ امت عمل کم کرتی ہے لیکن ثواب زیادہ دیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھنے سے دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر کسی امتی کو کوئی کانٹا چبھتا ہے تو اس کا بھی اس کو ثواب ملتا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت امت کو ثواب عطا کرنے کے لئے مواقع تلاش کر رہی ہے۔ ہر اس چیز کو ثواب کا ذریعہ بنا دیا جسے حضور سے نسبت ہو گئی اور وہ حضور سنت بن گئی۔ سحری کرنا نبی پاک ﷺ کی سنت ہے۔ اور اس کی افادیت کے بارے میں نبی پاک ﷺ کے فرامین بھی موجود ہیں۔ شرعی رہنمائی کے لئے اس کا وقت بھی مقرر فرمایا۔ مفہوم حدیث ہے کہ حضرت بلال صبح کے وقت حاضر ہوئے تو نبی پاک ﷺ سحری فرما رہے تھے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ وَإِنِّي لَأُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِي قُلْتُ أَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَّا أَنَّهَا لَمْ تَطْلُعْ الشَّمْسُ۔[20]

---

[19] ۔ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب الوضو من الدم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، س ن)، ج:1، ص: 38

Abu Dāwood Sulemān bin Asha'th, Sunan abī Dāwood, Kitāb al Ṭahārat, bāb al Wudu min al Dam, (Lahore, Maktaba Reḥmānia Urdu Bāzār, NY), V:1, P:17

[20] ۔احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ, 2001) ج38، ص402 رقم الحدیث:23392

''حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ حضرت بلالؓ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نبی کریم ﷺ سحری کھا رہے ہوتے تھے اور میں اس وقت اپنا تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد؟ انہوں نے فرمایا ہاں! صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوتا تھا۔''

سحری کرنا نبی پاک کی سیرت ہے اور یہ ثواب کا کام ہے ایک شخص نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا نبی پاک سحری فرما رہے تھے نبی پاک نے فرمایا سحری برکت ہے یہ برکت اگر تمہیں حاصل ہو تو اس کو کبھی نہ چھوڑنا۔[21] نبی پاک ﷺ نے فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے جماعت، ثرید، سحری۔[22] اگرچہ سحری کرنا مستحب ہے واجب یا فرض نہیں لیکن کیونکہ یہ نبی علیہ السلام کی سنت ہے اور جو چیز نبی علیہ السلام کی سنت ہو وہ مبارک بن جاتی ہے سحری کرنا بھی مبارک عمل ہے برکت والی چیز ہے لہذا جو چیز بھی برکت والی ہو اس سے برکت حاصل کرنے کا کوئی بھی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے سحری کرنا جہاں سنت ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ مسلمانوں اور اہل کتاب کے روزہ کے درمیان فرق بھی ہے۔[23] کیونکہ اہلِ کتاب کے ہاں رات کو سونے کے بعد سے ہی کھانا حرام ہو جاتا ہے اسلام میں بھی پہلے یہی حکم تھا لیکن بعد میں تبدیل ہو گیا۔ ثرید روٹی اور شوربے سے بنتی ہے یہ نبی پاک کی پسندیدہ غذا میں سے ہے۔

Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Aḥmad bin Ḥanbal, (Beirūt, Muasisat al Risālat, 2001), V:38, P:402, Raqam al Ḥadith:23392

[21]۔ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی، کتاب السنن المعروف السنن الکبری، کتاب الصیام، باب فضل السحور (قاھرہ، مرکز البحوث وتقنیۃالمعلومات دارالتاصیل مصر2012)، ج5ص45

Abu Abdulrḥman Aḥmad bin Sho'aib al Nasāī, Kitāb al Sunan al Ma'roof al Sunan al Kubra, Kitāb al Ṣiyām, bāb Fazal al Saḥor, (Qāhira, Markaz al Baḥoth wa Taqniyat al Ma'lomāt Dār al Tāseel, Misar 2012), V:5, P:45

[22]۔ سلیمان بن احمد طبرانی، المعجم الکبیر (قاھرہ، مکتبہ ابن تیمیہ، س ن)، ج6، ص251 رقم الحدیث:617

Sulemān bin Aḥmad Ṭabrānī, Al Mu'jam al Kabeer, (Qāhira, Maktaba ibne Taimia, NY), V:6, P:251, Raqam al Ḥadith:617

[23]۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابہ تاخیرہ و تعجیل الفطر (اھور، مکتبہ رحمانیہ، س ن) ج1، ص409، رقم الحدیث :2550

Muslim bin Ḥajjāj, Al Jām'i al Saḥiḥ, Kitāb al Ṣiyām, bāb Fazal al Saḥor wa Tākeed Istiḥbābhe Tākhairhe wa Ta'jeel al Fiṭar, (Lahore, Maktaba Reḥmānia, NY), V:1, P:409, Raqam al Ḥadith:2550

جنازہ میں شرکت

اسلام کی روشن تعلیمات سے جس طرح زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنے دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے اوران کے حقوق کے خیال کرنے کا درس ملتا ہے اسی طرح مردوں کے زندوں پر حقوق کا بھی درس ملتا ہے۔جب انسان اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے اس کے زندوں پر کچھ حقوق ہوتے ہیں ان حقوق میں سے سب سے پہلا حق میت کے کفن دفن کا بندوست کرنا۔ نمازِ جنازہ اوراس کے دفنانے تک ساتھ رہنا۔یہی نبی پاک ﷺ کی سیرت اور تعلیمات ہیں۔حدیث پاک میں ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ قَعَدَ عَلَى شَفَتِهِ فَجَعَلَ يَرُدُّ بَصَرَهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ يُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِيهِ ضَغْطَةً تَزُولُ مِنْهَا حَمَائِلُهُ وَيُمْلَأُ عَلَى الْكَافِرِ نَارًا ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ ۔[24] ”حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ کسی جنازے میں تھے جب ہم قبر کے قریب پہنچے تو نبی کریم ﷺ اس کے کنارے بیٹھ کر بار بار اس میں دیکھنے لگے پھر فرمایا کہ مسلمان کو قبر میں ایک مرتبہ بھینچا جاتا ہے جس سے اس کے سارے بوجھ دور ہو جاتے ہیں اور کافر پر آگ کو بھر دیا جاتا ہے پھر فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اللہ کا بدترین بندہ کون ہے؟ ہر تندخو اور متکبر۔کیا میں تمہیں اللہ کے بہترین بندوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور آدمی جسے دبایا جاتا ہو، پرانی چادروں والا ہو، لیکن ہوا ایسا کہ اگر اللہ کے نام پر کسی کام کی قسم کھالے تو وہ اللہ اس کی قسم کو ضرور پورا کردے۔“

اس حدیثِ نبوی میں سیرت النبی کا یہ گوشہ نظر آتا ہے کہ نبی پاک جنازے میں خود تشریف لے گئے صرف جنازہ تک محدود نہیں رہے بلکہ وفات پانے والے کی قبر پر بھی تشریف لے گئے یہ حقوق العباد کی بہترین عکاسی ہے اوراس کے ساتھ ساتھ امت کی تربیت بھی ہے کہ اگر کوئی شخص رہنمائی کے منصب پر فائز ہو تواسے چاہیے کہ اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو جنازے میں شرکت کرے میت کے ورثاء کو تسلی دے حضور کی سیرت کو مدنظر رکھتے ہوئے وفات پانے والے کی تدفین میں بھی شامل ہو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ ایصالِ ثواب کرے۔جنازے کے آداب میں سے ہے کہ جب جب جنازہ آرہا ہو تو ادب کے لئے کھڑے ہو جانا چاہیے۔جنازہ میں شرکت کرنے کے لئے اللہ تعالی کی رضا شامل ہونی چاہیے اگر یہ نیت کہ وہ بھی ہمارے جنازوں میں شرکت کرتے ہیں لہذا اس وجہ سے ہم بھی

---

[24]۔احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل (بیروت، موسسۃ الرسالۃ،1148ھ) ج38، ص444 رقم الحدیث:23457
Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Aḥmad bin Ḥanbal, (Beirūt, Muasisat al Risālat, 1148), V:38, P:444, Raqam al Ḥadith:23457

شریک ہورہے ہیں تو یہ درست نہیں ہے۔ کسی مسلمان کی وفات کے بعد اس کے کفن دفن کا انتظام، قرض کی ادائیگی کا بندوست، جنازہ اور تدفین میں شرکت کی جائے۔ یہ نبی پاک ﷺ سیرت ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے اگر کوئی شخص اپنے فوت ہونے والے کو تبرکات سے نوازتا ہے تو یہ بھی نبی پاک سیرت پر عمل ہے تبرکات سے ایسی چیز جس کی نسبت رسول اللہ کی طرف ہو مسلم شریف کی حدیث مفہوم نبی پاک کی صاحبزادی حضرت زینب کا جب وصال ہوا تو ابتدائی معاملات کے بعد نبی پاک تشریف لائے اور خاص طور پر ایک چادر عطا فرمائی کہ یہ چادر حضرت زینب کو کفن کے طور پر اس کے جسم سے لگا دو اور وہ چادر مبارک دراصل نبی پاک کا تہبند مبارک تھا۔[25] اللہ کے نبی کا کوئی عمل بے فائدہ نہیں ہوتا اس عمل سے تبرکات کی اہمیت، فوائد اور جواز کا پتہ چلتا ہے اس کی تائید قرآن اور دیگر احادیث سے بھی ملتی ہے سورہ یوسف کی آیت نمبر 93 کا مفہوم حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا میری اس قمیض کو لے جاؤ میرے والد کے چہرے پر ڈال دینا میری قمیص کی برکت سے ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گے۔[26]

ترتیل کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرنا

ہر کام کا طریقہ کار ہوتا ہے اگر کام کو اس کے طریقے کے مطابق کیا جائے تو اس کے بہت سے فوائد ہیں اگر بغیر اصول و قواعد کے کیا جائے اس کے فوائد کی بجائے نقصانات کا اندیشہ ہے اللہ اس کے رسول نے ہمیں دینی و دنیاوی اعتبار سے ہر کام کا طریقہ بتایا ہے اگر ہم اس کو اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کریں گے تو یہ فوائد و ثواب سے بھرپور ہو گا بصورت دیگر نقصان اور بعض اوقات گناہ کا سبب بن سکتا ہے قرآن اللہ تعالی کی کتاب ہے اور نبی پاک پر نازل ہوئی ہے پھر نبی پاک نے قرآن پاک سے جس طرح محبت کا اظہار فرمایا اور خوبصورت آواز اور انداز میں پڑھ کر بتایا وہ ہمارے لیے بہترین تربیت اور نمونہ ہے۔ حدیث پاک ہے

---

[25]۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الجنائز، فصل فی غسل المیت وترا ثلاثا او خمسا او اکثر ان کانت حاجۃ وجعل الکافور فی الآخرۃ (لاہور ،مکتبہ رحمانیہ، س ن) ج1، ص 360 رقم الحدیث:2173

Muslim bin Ḥajjāj, Al Jām'i al Saḥiḥ, Kitāb al Janāiz, Faṣal fi Ghusal al Mayat Vitran or Khamsan or Akthar in kānat ḥājat wa Ja'al al Kāfor fil Akhirat, (Lahore, Maktaba Reḥmānia, NY), V:1, P:360, Raqam al Ḥadith:2173

[26]۔ الیوسف، 12: 93

Al Yusuf, 12:93

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِأُصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ فَافْتَتَحَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً لَيْسَتْ بِالْخَفِيَّةِ وَلَا بِالرَّفِيعَةِ قِرَاءَةً حَسَنَةً يُرَتِّلُ فِيهَا يُسْمِعُنَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ حَتَّى فَرَغَ إِلَى الطَّوْلِ وَعَلَيْهِ سَوَادٌ مِنْ اللَّيْلِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ تَطَوُّعُ اللَّيْلِ۔[27]

"حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ کی نماز میں شریک ہو جاؤں نبی کریم ﷺ نے قرأت شروع کی تو آواز پست تھی اور نہ بہت اونچی بہترین قرأت جس میں نبی کریم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر ہمیں آیات الٰہیہ سناتے رہے پھر قیام کے بقدر رکوع کیا پھر سر اٹھا کر رکوع کے بقدر کھڑے رہے اور " سمع اللہ لمن حمدہ" کہہ کر فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو طاقت اور سلطنت والا ہے کبریائی اور عظمت والا ہے یہاں تک کہ اس طویل نماز سے فارغ ہوئے تو رات کی تاریکی کچھ ہی باقی بچی تھی۔"

اس حدیث پاک سے ہمیں نبی پاک کا یہ عملی پہلو ملتا ہے کہ نبی پاک قرآن پاک کو خوب ٹھہر ٹھہر کر اور خوبصورت کر کے پڑھا کرتے تھے قرآن پاک کو خود ٹھہر کر و خوبصورت آواز سے پڑھنا نبی علیہ السلام کی سیرت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا ثواب بھی زیادہ ہے قرآن پاک کے ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں اور اگر قرآن پاک کو اس طرح پڑھا جائے کہ اس کا کوئی حرف سمجھ ہی نہ آئے اور بالکل تلفظ غلط ہو تو بجائے ثواب کا گناہ ملتا ہے۔ عموماً تراویح میں قرآن پاک اس طرح سے پڑھا جاتا ہے کہ الفاظ کی ادائیگی کا پتہ ہی نہیں چلتا نہ تلفظ کی ادائیگی ٹھیک ہوتی ہے اور نہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جاتا ہے بلکہ مذکورہ حدیث میں نبی پاک کی سیرت کے عملی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے تلفظ کی صحیح ادائیگی کے ساتھ اور خوبصورت آواز کے ساتھ ترتیل کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے قرآن پڑھنے والے ایسے اٹھا کر ان پر لعنت کرتا ہے حدیث پاک کا مفہوم ہے جو شخص قرآن پاک کو خوبصورتی کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[28] حضرت عبداللہ بن مسعود کا گزر لوگوں کی مجلس کے پاس سے ہوا ان کے

---

[27]۔احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 2001) ج38، ص413 ، رقم الحدیث: 23411
Aḥmad bin Ḥanbal, Musnad Aḥmad bin Ḥanbal, (Beirūt, Muasisat al Risālat, 2001), V:38, P:413, Raqam al Ḥadith:23411

[28]۔عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ، واسروا قولکم أو جھروا بہ (لاہور، مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار س ن) ج،2 ص1123

درمیان ایک گویا موجود تھا جو گا رہا تھا اور اپنی خوبصورت آواز کے جادو سے لوگوں کو لطف اندوز کر رہا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کاش یہ شخص اپنی خوبصورت آواز کو قرآن پاک کی تلاوت میں استعمال کرتا تو جب یہ خبر اس گویے تک پہنچی تو اس نے سچی توبہ کی اور قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ ساتھ رہنے لگا حتیٰ کہ وہ قرآن کا بہت بڑا عالم اور قاری بن گیا۔[29]

خلاصہ بحث

حضرت حذیفہ کی وہ مرویات جو عبادات سے تعلق رکھتی ہیں ان مرویات میں سے عبادات کے متعلق جو نقوش سیرت ہیں ان کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا آخر میں حضور اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا آپ ﷺ نے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جن لوگوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اور اپنا تن من دھن سب کچھ اسلام کی خاطر قربان کر دیا حضور ﷺ کے بعد اسلام کی حفاظت اور نشر واشاعت کا فریضہ صحابہ نے سرانجام دیا ہر صحابی اسلام کا چمکتا ہوا ستارہ ہے ہر گل را بوئے دیگر است ان صحابہ میں ایک نام حضرت حذیفہ بن یمان کا جنھوں نے اسلام کی حفاظت و نشر واشاعت کا فریضہ باخوب نبھایا نبی پاک ﷺ کی احادیث کو اپنے سینے میں محفوظ ہی نہیں کیا بلکہ آنے والی نسلوں تک پہنچایا آپ سے مرویات کی تعداد تقریباً دو سو پچیس ہے ان میں موزوں پر مسح کی حدیث ہے کہ نبی پاک ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا نبی پاک ﷺ نے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر کسی عذر کے پیش نظر کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کپڑے کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی تربیت فرمائی نبی پاک ﷺ کی سیرت کے حوالے سے یہ بھی بتایا ہے کہ نبی ﷺ نوافل کے اندر طویل سورتوں کی مکمل تلاوت فرمایا کرتے تھے رکوع و سجود میں پوری رات گزار دیتے تھے اور جہاں پر رحمت والی آیات آتیں اللہ سے دعا فرمایا کرتے تھے اور جہاں عذاب والی آیات آتیں وہاں رک کر اللہ سے پناہ مانگتے۔ نبی پاک ﷺ کو جب کسی پریشانی کا سامنا ہوتا تو نماز کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے جنگ والی رات جب حضرت حذیفہ بن یمان کفار کی خبر لے کر آئے تو نبی پاک ﷺ نے ان کو اپنی چادر میں سلا لیا۔ نبی ﷺ سحری فرمایا کرتے نبی

Abdullah Muḥammad bin Ismā'eel al Bukhārī, Al Jām'i al Saḥiḥ, Kitāb al Tuḥeed, bab Qaul allah Ta'āla, wa asiroo qaulakum awijharo bhi, (Lahore, Maktaba Reḥmānia Urdu Bāzār, NY), V:2, P:1123

[29]۔ مرقاۃ، کتاب فضائلِ القرآن، باب آداب التلاوۃ و دروس القرآن، الفصل الثانی (بیروت، دار الکتب العلمیہ 2001ھ ج5، ص80)

Mirqāt, Kitāb Fazāil al Qur'ān, bab Ādab al Tilāwat wa droos al Qur'ān, al Faṣal al Thānī, (Beirūt, Dār ul Kutab al I'lmia 2001), V:5, P:80

پاک ﷺ نے اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھنے کی تنبیہ فرمائی ہے نبی پاک ﷺ نے ایک مرتبہ رات کو نماز پڑھی تو اپنا سر کپڑے سے ڈھانپ لیا نبی پاک ﷺ قرآن پاک کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر اور خوبصورت آواز میں فرمایا کرتے تھے نبی پاک ﷺ اپنے غلاموں کے جنازہ میں بھی تشریف لے جاتے اور تدفین کے لیے قبر پر بھی تشریف لے جاتے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License